عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم عید

کیوں ؟

تقریظ جلیل: مفتی مبارک عباسی الامجدی دامت برکاتھم العالیہ
مفتی سراج احمد سعیدی دامت برکاتھم العالیہ
[illegible]: مفتی [illegible] خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی [illegible]
[illegible] قادری رضوی دامت برکاتھم العالیہ

تالیف: سید عمید احمد



انجمن نور مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم الفلاح سوسائٹی شاہ فیصل کالونی کراچی۔

تقریظ خلیفہ حضور تاج الشریعہ عزیز العلماء مفتی عبد العزیز حنفی دامت برکاتہم العالیہ

میلاد النبی ﷺ کو عید کہنے اور عید تعبیر کرنے سے متعلق بڑے بڑے جید محدثین اور علماء عظام نے مدلل تصانیف فرمائیں ہیں زیر نظر رسالہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے امید ہے کہ اس کا مطالعہ کرنے والے حضرات کو معلومات میں اضافہ کرنے کا موقع میسر آئے گا اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ اس کار خیر کے لیئے کوشش کرنے والے حضرات کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

عبد العزیز حنفی غفر لہ

۱۷ جمادی الآخرہ ۱۴۳۵

۱۸ اپریل ۲۰۱۴ بروز جمعۃ المبارک

تقریظ مفتی مبارک عباسی الامجدی دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی من کان نبیا و ادم بین الماء والطین و علی الہ وا صحابہ اجمعین

اللہ رب العلمین جل جلالہ کی بے حد حمد وثناء، نبی رحمت شفیع امت رحمۃ للعلمین ﷺ پر ان گنت درود وسلام اس بات پر اہل ایمان یقین رکھتے ہیں کہ "یوم ولادت مصطفےٰ" نہ صرف عید بلکہ عیدوں کی بھی عید ہے۔اس عنوان پر علماء کرام دلائل شرعیہ کی روشنی میں شرح وبسط کے ساتھ مدلل کلام سپرد قرطاس کر چکے ہیں، عزیز سید عمید احمد نے اسی سے استفادہ کرتے ہوئے مختصر جامع اور سہل انداز میں لکھنے کی سعی کی ہے۔رب کریم اس رسالہ کو غلط فہمی میں مبتلاء لوگوں کے لیئے ذریعہ ہدایت بنائے اور مولف موصوف کو دارین کی سعادتوں سے بہرہ مند فرمائے۔ان کے علم وعمل میں مزید وسعت وبرکت عطا فرمائے۔آمین

حررہ ابواسامہ محمد مبارک القادری الامجدی

مدرس دارالعلوم امجدیہ

تقریظ مفتی سراج احمد سعیدی دامت برکاتہم العالیہ
مدرس غوثیہ اسلامک یونیورسٹی

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ والصلواۃ والسلام علی خاتم النبیین

عقائد حقہ، عقائد اہلسنت و جماعت (مسلک بریلویہ کے مطابق و موافق) پر بیشمار کتب لکھی جا چکی ہیں لکھی جا رہی ہیں اور لکھی جاتی رہیں گی۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی زیر نظر کتابچہ ہے۔

زیر نظر رسالہ کا عنوان ہے یوم میلاد النبی ﷺ عید کیوں؟ اس رسالے میں ولادت پاک کے دن کو عید کہنے اور بطور عید منانے پر دلائل ہیں۔ دلائل کیا ہیں؟ موتی ہیں جو خوبصورتی کے ساتھ لڑی میں پرو دیئے گئے ہیں اولاً اس عنوان پر قرآن سے دلائل فراہم کیئے گئے ہیں ثانیاً احادیث سے ثالثاً مستند غیر متنازع علماء کی کتب سے اور رابعاً خود مخالفین کے اقوال عنوان کی تائید میں نقل کیئے گئے ہیں جو مخالفین کی زبان بندی کے لیئے طاقتور ہتھیار کا وجود رکھتے ہیں۔

رسالہ کے مؤلف محترم سید عمید احمد حفظہ اللہ تعالیٰ انتہائی سنجیدہ باوقار، صالح اور وسیع المطالعہ ہیں اور نوجوانی کی دہلیز پر قدم رکھ رہے ہیں اس کم عمری میں اتنا بہترین رسالہ دیکھ کر بے ساختہ زبان سے یہ کلمات نکلتے ہیں ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء اللہ تعالیٰ مؤلف کے علم عمل عمر زبان اور قلم میں برکت عطا فرمائے اور دین متین کی خدمت کا وافر جذبہ عطا فرمائے۔

دعا گو کمترین خلائق

حافظ سراج احمد سعیدی

﴿عرض مؤلف﴾

آج کل ہر طرف فتنوں کا دور دورہ ہے ہر انسان مشکلات اور مصیبتوں میں مبتلا نظر آتا ہے اور شیطان بھی جو کہ انسان کا کھلا دشمن ہے طرح طرح کے وسوسوں کے ذریعے ذہنی سوالات سے انسان کو گمراہ کرتا ہے۔ اسی ضمن میں ایک سوال یوم عید میلاد النبی ﷺ کو "عید" کیوں کہا جاتا ہے؟ بھی ہے۔۔ کیا قرآن مجید و حدیث مبارکہ میں اس کا کچھ حکم ہے؟ ان شکوک وشبہات کا (حتہ الامکان) ازالہ کرنے اور دلچسپ تحریر لکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔۔

(اللہ پاک اس کوشش کو قبول فرمائے)

احقر

سید عمید احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وصلی اللہ علی سیدنا محمد عدد ما ذکرہ الذکرون و عددما غفل عنہ الغافلون ﷺ

• (احباب من ا) آسان زبان میں "عید" خوشی کے دن کو کہا جاتا ہے، یوم ولادت مصطفیٰ ﷺ کو مسلمان "عیدوں کی عید" کہتے ہیں۔

اسی ضمن میں ہم قرآن وحدیث سے صرف اس اصطلاح [(عید) میلاد النبی ﷺ] کی وضاحت کریں گے۔

﴿عید کہنے پر قرآنی دلائل﴾

(۱) سورۃ المائدہ:۱۱۴ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

ترجمہ: "عیسیٰ بن مریم نے عرض کی، اے اللہ اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لیے "عید" ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے"۔

ہر صاحب عقل کے لیے سادہ حقیقت سمٹ کر سامنے آتی ہے دیکھیے "اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم پر خوان نازل ہوا جو کہ ایک نعمت تھی تو اسے عید کا دن قرار دیا گیا (اس بناء پر) آپ فیصلہ خود کیجیے گا کہ اگر ایک نعمت کے نازل ہونے سے وہ "عید کا دن" قرار پایا تو میرے پیارے آقا ﷺ تو سب نعمتوں کی جان ہیں۔۔۔ چنانچہ:۔

حضرت امام علامہ شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے معروف "قصیدہ بردہ شریف" میں فرماتے ہیں:۔

لولاہ لم تخرج الدنیا من العدم

"اگر حضور ﷺ پیدا نہ ہوتے تو یہ دنیا عدم سے ہی وجود میں نہ آتی۔"

اور اسی ضمن میں احقر کا ایک شعر سن لیجئے:۔

کھاتی ہے جو یہ دنیا، صدقہ ہے ترے در کا

کیا در ہے ترا واللہ، فیض جس کا یہ سارا ہے

حضور پاک ﷺ ہی وجہِ تخلیق کائنات ہیں اور آپ ﷺ ہی کا نور سب سے پہلے تخلیق ہوا اور اگر آپ وجود میں نہ آتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔

[دیکھئے: امام عبدالرزاق صنعانی مصنف (الجزء المفقود من الجزء الاول من المصنف) ج ۱ ص ۶۳، رقم ۸، مؤسسۃ الشرف لاہور پاکستان۔ حاکم مستدرک، ج ۲، ۶۷۱، رقم ۴۲۲۷، دار الکتب العلمیہ بیروت]۔

(۲) قرآن مجید میں ارشاد ہے:۔

وذکّرھم بایّام اللہ (ابراہیم:۵)

"اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔"

امام المفسرین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ان دنوں سے مراد

"وہ دن ہیں جس میں اللہ کی کسی نعمت کا نزول ہوا ہے"۔

راقم اوپر ذکر کر چکا ہے کہ ہر نعمت کا حصول حضور ﷺ کی وجہ سے ہے کہ محبوب رب العالمین ﷺ کی محبت میں کائنات کو سجایا گیا ہے۔

تفسیر خزائن العرفان میں ہے:۔

"ان ایام میں سب سے بڑی نعمت کے دن سید عالم ﷺ کی ولادت و معراج کے دن ہیں کہ ان کی یاد قائم کرنا اس آیت کے حکم میں داخل ہے"

[نعیم الدین، خزائن العرفان، تحت آیت۔ ابراہیم:۵]۔

(۳) ایک اور آیت میں ارشاد ہے:۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ (مائدہ: آیت ۷)

"اور یاد کرو رب کا احسان اپنے اوپر۔"

(۴) سورۃ ضحیٰ میں ہے:۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (الضحیٰ:۱۱)

"اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔"

اللہ رب العزت نے بھی اپنی کتاب میں حبیب (رحمت) ﷺ کی آمد پر خوشی منانے کا حکم دیا ہے۔

(۵) سورۃ یونس: ۵۸ میں ارشاد ہے:۔

"(اے حبیب) تم فرماؤ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت (کے نزول) کے سبب انہیں چاہیئے کہ خوشیاں

منائیں وہ (خوشی منانا) اُن سب چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں"۔

آپ اپنی تمام تر عقل سے سوچ کر خود ہی ملاحظہ فرمایئے کہ رحمت پر خوشی منانے کی تلقین کی جارہی ہے اور حضور ﷺ تو رحمۃ للعالمین ہیں، سورۃ انبیاء: ۱۰۷ میں ہے:۔

وَمَا أَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

"ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کے لیئے۔"

حضرت علامہ ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تو مولود شریف پر اپنی کتاب کا نام بھی "النعمت الکبریٰ علی العالم" رکھا ہے۔

آپ کو چلتے چلتے اس دنیا کی ابتداء سے بھی پہلے، پہلی محفل میلاد کا تذکرہ کروں جس کا ذکر قرآن شریف میں بھی ہے

(اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے):۔

"اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے انکا عہد لیا، جب میں تم کو کتاب اور حکمت دوں اور پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اسکی مدد کرنا۔" (آل عمران:۸۱)

انبیاء کرام علیھم السلام کی محفلیں سجا کر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کا ذکر فرما رہا ہے اور یہ وہ حبیب ﷺ ہیں جن کے صدقے یہ کائنات وجود میں آئی جن کی رہنمائی نے کفار کے دم توڑ دیے اور لوگوں کو کفر کے اندھیروں سے نکالا اور ان کے دلوں کو ایمان کے نور سے منور کیا۔

اللہ اکبر! کتنی بڑی سعادت کہ وہ نبی ہمارے اپنے نبی پاک ﷺ ہیں اور جب دو جہاں کی سب سے بڑی رحمت اس دنیا میں آئی تو وہ ہمارے لیے عید کا دن بن گیا۔

"(احباب من!) سوچیے تو سہی!! اگر حبیب خدا ﷺ پیدا نہ ہوتے تو ہماری کوئی بھی عید نہ ہوتی یہ سب عیدیں تو صدقہ مصطفیٰ شفیع معظم ﷺ ہیں"۔

عید میلاد پہ ہوں قرباں ہماری عیدیں

کہ اسی عید کا صدقہ ہیں ساری عیدیں

آیات قرآنیہ سے عید میلاد النبی ﷺ کی خوشی منانا اور رحمت دو جہاں کا ذکر کرنا ثابت ہے اور اس ضمن میں متعدد آیات موجود ہیں۔

﴿ احادیث شریف سے دلائل ﴾

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کا فتویٰ:۔

"حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک یہودی نے ان سے کہا اے امیر المومنین! آپ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیات پڑھتے ہیں کہ اگر وہ آیت ہم گروہ یہود پر اترتی تو ہم اس کے نزول کا دن بطور عید منا لیتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کون سی آیت؟ اس نے کہا: (آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین (یعنی مکمل نظام حیات کی حیثیت سے) پسند کر لیا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس دن اور جس جگہ یہ آیت حضور ﷺ پر نازل ہوئی ہم اس کو پہچانتے ہیں آپ ﷺ اس وقت جمعہ کے دن عرفات کے مقام پر کھڑے تھے"۔

[بخاری، کتاب الایمان، ۲۵/۱، رقم 45، دار ابن کثیر بیروت]

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے یہی سوال ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"یہ آیت نازل ہی اس دن ہوئی جس دن دو عیدیں تھیں"

[ترمذی، السنن، کتاب التفسیر، ۲۵۰/۵، رقم ۳۰۴۴، دار احیاء التراث العربی بیروت]

اب بات واضح ہو چکی ہے کہ تکمیل دین کی آیت کا نزول بطور عید منانے کا جواز ہے تو یقیناً محسن انسانیت جب اس دنیا میں تشریف لائے تو اس سے بڑھ کر خوشی کا دن اس سے بڑھ کر عید کون سی ہو سکتی ہے! یہ تو عید کو نین ہے یہ تو عیدوں کی عید ہے۔

حدیث مبارکہ ہے:۔

اخبرنا مالک، عن ابن شہاب (الزہری)، عن ابن السباق، ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال فی جمعۃ من الجمع، یا معشر المسلمین، ان ھذا یوم جعلہ اللہ عیدا للمسلمین، فاغتسلوا، ومن کان عندہ طیب فلا یضرہ ان یمس منہ، وعلیکم بالسواک۔"

"ابن سباق بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن ارشاد فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ! یہ وہ دن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے "عید" قرار دیا ہے تم (اس دن میں) غسل کیا کرو اور جس شخص کے پاس خوشبو ہو اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا اگر وہ اس کو استعمال کرے اور تم پر مسواک کرنا لازم ہے۔"

(محمد بن حسن، الموطا، ۱/۲۳، رقم ۹۵، ضیاء القرآن پاکستان)

جمعہ کا دن مسلمانوں کے لیے عید ہے، یہ جمعہ بھی ایک عظیم دن اور بڑی نعمت ہے اور پھر یہی کہوں گا کہ جمعۃ المبارک بھی سرکار مدینہ منورہ ﷺ کے ذریعے سے نصیب ہوا کہ اگر آپ ﷺ کا وجود ہی نہ ہوتا تو احادیث قدسیہ کے مطابق اللہ رب العزت اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ کرتا (انظر تفسیر عزیزی) اک محبوب ﷺ کی خاطر ہی تو بنائی ہے دنیا ساری۔۔۔۔ (احباب من!) فیصلہ آپ خود کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

امام ابو یعلیٰ حنبلی موصلی رحمۃ اللہ علیہ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ۔

”حضرت جبرائیل علیہم السلام آئے اور حضور ﷺ سے کہا: کہ اللہ تعالیٰ آپ سے کہتا ہے کہ جانتے ہو میں نے آپ کا ذکر کیسے بلند اور عام کیا ہے؟ (پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) جب بھی (میں) یاد کیا جاؤں گا تمہیں میرے ساتھ ضرور یاد کیا جائے گا“۔

[مسند، ۱/۵۷۶، رقم ۱۳۷۵، دار الکتب العلمیہ بیروت]

آپ ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا (دعائے خلیل) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوش خبری تھے اور آپ ﷺ اپنی والدہ کے خواب کی تعبیر بھی تھے۔

[امام احمد بن حنبل، المسند ۴/۱۲۷، رقم ۵۹۰، المکتب الاسلامی بیروت]

آپ ﷺ کا ذکر پرانی آسمانی کتابوں اور صحیفوں تمام میں موجود تھا، جن کی تفصیل ان کتب میں دیکھی جا سکتی ہے۔

۱۔ ”مدارج النبوۃ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی حنفی“

۲۔ ”شواہد نبوۃ از امام عبدالرحمٰن جامی“

۳۔ ”دلائل نبوۃ از امام ابو نعیم شافعی“

۴۔ ”الخصائص الکبریٰ از امام جلال الدین السیوطی شافعی“

ساتھ ہی [پارہ نمبر ۹، الاعراف: ۱۵۷] میں بھی پرانی کتابوں میں ذکر کا پتہ چلتا ہے۔

ایک حدیث کا حصہ ملاحظہ ہو:۔

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار ﷺ نے فرمایا:۔

"جمعے کا دن تمہارے دنوں میں سب سے افضل ہے، اس میں حضرت آدم علیہ سلام کو پیدا کیا گیا اور اسی دن کا ان وصال ہوا"۔

[ابوداؤد، السنن، کتاب الصلوۃ، ۱/۵ ۲۷، رقم ۱۰۴۷، دار الفکر بیروت]

اب غور فرمایئے کہ جس دن حضرت آدم علیہ سلام کی ولادت ہوئی وہ عید کا دن کہلایا تو جس دن سید الانبیاء ﷺ دنیا میں تشریف لائے وہ دن عید نہیں ہوگا کیا؟ آپ خود بہتر سمجھ سکتے ہیں۔۔ یہاں ایک اہم اعتراض کی نشاندہی کر دوں جو یہ کیا جاتا ہے کہ حضور ﷺ کی وفات اسی دن ہوئی جس دن ولادت، تو خوشی منائیں یا غم کیا کریں؟ تم کیا وفات کی خوشی مناتے ہو؟۔۔۔ جبکہ یہ بات تاریخ کے تناظر میں صحیح نہیں چنانچہ حضور سید عالم ﷺ کے یوم وصال کے متعلق حافظ ابن کثیر (دیوبند اور وہابی مکتبہ فکر کے امام) سعد بن ابراہیم زہری کا قول نقل کرتے ہیں کہ:

﴿سرکار دو عالم ﷺ نے پیر کے روز ۲ ربیع الاول کو وصال فرمایا۔﴾

[ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ج ۵، ص ۲۵۵، مکتبہ المعارف بیروت]

حدیث کے امام، امام ابن حجر عسقلانی شافعی علیہ الرحمۃ نے بھی دو ربیع الاول کے قول پر اعتماد کیا ہے۔

[فتح الباری، ج ۸، ص ۱۳۰، دار المعرفۃ بیروت]

"مگر بالفرض یہ مان لیا جائے کہ یوم وصال ۲ ربیع الاول ہے، جب بھی امت کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ غم کرے کیونکہ ۳ روز سے زیادہ سوگ یا غم کرنے کی شرعاً اجازت نہیں"

[امام بخاری، کتاب الجنائز، ج ۱، ص ۳۰۲، رقم ۱۲۸۱، دار الکتب العلمیہ بیروت]

"ہم تو آقا ﷺ کی ولادت کی خوشی مناتے ہیں اور ہر ادنیٰ عقل مند اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا صالحین، اہل ایمان کا طریقہ رہا ہے۔"

[امام ابن منبہ، صحیفۃ الصحیحہ، ص ۳۳۲، رقم ۷، مکتبہ ذکر، مانو اللہ بک شاپ لاہور]

اور اس کی نعمتوں کی ناشکری کرنا یا پھر نعمتوں پر شکر بجا نہ لانا یا پھر نقصان کو یاد کرنا یا مصیبتوں کو دہرانا، گلہ کرنا یہ جفاکاروں کا عمل ہے۔ اور اللہ کا محب تو ہمیشہ تکلیفوں اور رنج و غم کو بھلا کر صرف اور صرف نعمتوں پر شکر بجا لاتا ہے۔

یہ طریقہ انبیاء علیہم السلام کا رہا ہے قرآن مجید کی آیات مبارکہ اسکی خوب وضاحت کرتی ہے۔

سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۵۲۔

"میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔"

"حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "حسن المقصد فی عمل المولد" (الحاوی للفتاوی، ص ۲۰۲ دار الکتب العربی بیروت) میں اور محدث علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے "المورد الروی فی مولد النبی ﷺ" میں خوشی منانے کی یہی وجہ بتائی ہے جواب میں
حکیم الامت کے قلم سے وہی حقیقت لکھ رہا ہوں۔

حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔

"اللہ کی نعمتوں کو یاد رکھنا اور شکر کرنا ثواب ہے مگر اس کی بھیجی مصیبتوں کو بھول جانا ثواب ہے اس لیے اسلام میں خوشی کی یادگار منانا سنت ہے مگر غم کی یادگار قائم کرنا حرام ہے۔
ربیع الاول میں حضور ﷺ کی ولادت بھی ہے اور وفات بھی مگر اس مہینے میں عید میلاد النبی ﷺ منایا جاتا ہے حتیٰ کہ اس مہینے کو بارہ وفات کہنا بھی ناجائز ہے"۔

(مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ ۶۰۲/۵۲۰)

قرآن کریم میں ارشاد ہے۔
"بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں کے اوپر کہ ان میں سے ایک رسول بھیجا۔" (آل عمران ۱۶۴)

آج ہم سب احسان یاد کرتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں عظیم و کریم رسول ﷺ کی رحمت و نعمت عطا فرمائی۔

﴿میلاد النبی ﷺ کو "عید" کہنے والے علماء و محدثین رحمتہ اللہ علیہم اجمعین﴾

۱) علامہ ابن عباد نے رسائل کبریٰ میں لکھتے ہیں:۔
"حضور ﷺ کی پیدائش کا دن مسلمانوں کی عیدوں میں سے ایک عید ہے اور تقاریب میں سے ایک تقریب ہے اور وہ چیز جو فرحت و سرور کا باعث ہو آپ کی ولادت کے دن مباح ہے۔ مثلاً روشنی کرنا، اچھا لباس پہننا جانوروں پر سواری کرنا، اس کا کسی نے انکار نہیں کیا۔"

[خلیل احمد رانا، انوار قطب مدینہ، ص ۳۶۴، لاہور ۱۴۰۸ھ]

۲) امام سلطان علی قاری حنفی "امام ابن الجوزی رحمتہ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں:۔
جب نصاریٰ اپنے نبی کی پیدائش کو عید اکبر مناتے ہیں تو اہل اسلام کو ان سے زیادہ اپنے نبی کی تکریم و تعظیم کرنی چاہیے۔"

[المورد الروی بحوالہ رسائل میلاد مصطفیٰ ص ۲۹۳۔۲۹۲، مکتب خانہ قادری رضوی]

۳) امام شمس الدین سخاوی شافعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔
"تمام ملکوں اور شہروں میں اہل اسلام (یوم ولادت کو بطور) عید میلاد مناتے رہے (ہیں) اس رات (بارہویں شب) لوگ مختلف صدقے دیتے ہیں حضور کی ولادت باسعادت کے واقعات سنتے ہیں۔ جس کی برکات ان پر ظاہر ہوتی آئی ہیں۔"

[اسماعیل حقی حنفی" روح البیان ۹/ ۵۶، کوئٹہ]

۴۔ علامہ سید احمد بن عبد الغنی بن عمر عابدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔
"جو حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے مہینے میں راتوں کو محفل میلاد منعقد کرتا ہے اسے عید کی طرح مناتا ہے اس سے اگر یہی فائدہ ہو تو اس طرح حضور کی ذات مقدسہ پر صلوٰۃ و سلام کی کثرت ہوتی ہے تو یہی فائدہ کافی ہوتا ہے۔"

(نثر الدرر علی مولد ابن حجر بحوالہ رسائل میلاد مصطفیٰ، ص ۵۰، قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

۵۔ علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:۔
(فرحم اللہ امرأ اتخذ لیالی شہر مولدہ المبارک اعیادا (انوار محمدیہ)
"اللہ رحم فرمائے اس شخص پر جس نے آپ کے میلاد مبارک کی راتوں کو عید منایا۔"

۶۔ حضرت سید احمد بن عبد الغنی بن عمر عابدین دمشقی اپنے اشعار میں لکھتے ہیں:۔

لا زال نورک فی البریۃ ساطعا
وعلاہ فی ذا الشہر کالاعیاد

"ہمیشہ تیرا نور کائنات میں چمکتا پھیلتا رہے گا
اور اس مہینے کو لوگ عیدوں کی طرح ایک عید جانیں"
(نثر الدرر علی مولد ابن حجر بحوالہ رسائل میلاد مصطفیٰ ﷺ، ص ۱۲۲)

۷۔ علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالے کا نام بھی "عید میلاد النبی ﷺ" رکھا۔

۸) مولوی محبوب عالم اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں:۔

"عید میلاد منا کر اس بہترین اور مبارک ترین یادگار کو تازہ کیوں نہ کریں۔"

[اسلامی انسائیکلو پیڈیا، ص ۱۳۱، الفیصلہ ناشران تاجران غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور]

۹) علامہ یوسف اسمٰعیل نبہانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں دو جگہ پر میلاد النبی ﷺ کو عید لکھا ہے۔

[حجۃ اللہ علی العلمین، ۳۷۸/۱، ضیاء القرآن]

[حجۃ اللہ علی العلمین، ۳۸۰/۱، ضیاء القرآن]

۱۰) فتاویٰ فریدیہ (فتاویٰ دیوبند، پاکستان) میں یہ عبارت موجود ہے:۔

"سوال: جلوس عید میلاد النبی ﷺ کا کیا حکم ہے؟

الجواب: جائز ہے، جبکہ منکرات سے خالی ہو۔"

(فتاویٰ فریدیہ، کتاب السنۃ والبدعۃ ۳۱۵-۳۱۴ طبع ہفتم ۲۰۱۲ جنوری اہتمام واشاعت حافظ حسین احمد مہتمم دارالعلوم صدیقیہ ضلع صوابی)

خود دیوبند نے اس میں "عید" کا لفظ استعمال کیا ہے۔

۱۱) شارح صحیح البخاری، امام قسطلانی شافعی رحمتہ اللہ علیہ ماہ ربیع الاول میں محافل میلاد کا ذکر کرتے ہیں:۔

فرحم اللہ امرأ اتخذ لیالی شھر مولدہ المبارک اعیادا لیکون اشد علۃ علی من فی قلبہ مرض وعناد۔

"اللہ تعالیٰ ہر اس شخص پر رحمتیں نازل فرمائے جس نے ماہ میلاد کی راتوں کو عید منا کر ایسے شخص پر شدت کی جس کے دل میں مرض وعناد ہے۔"

[مواہب اللدنیہ، ۱۴۷/۱، مکتب الاسلامی بیروت]

۱۲) امام سیوطی شافعی رحمتہ اللہ علیہ ایک بزرگ شیخ ابوالطیب مالکی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ 12 ربیع الاول کو وہ ایک مدرسے کے پاس سے گزرے تو ان کے استاد سے فرمایا:

یا فقیہ هذا لیوم سرور اصرف الصبیان

"اے فقیہ! یہ خوشی کا دن ہے لہٰذا بچوں کو چھٹی دے دو۔" [الحاوی للفتاوی]

۱۳) شیخ فتح اللہ بنانی مصری میلاد کی فضیلت میں اسلاف کا قول لکھتے ہیں:۔

یجب علی امة التی رفعها الله به علی الامم ان یتخذوا لیلة ولادته عیداً من اکبر الا اعیاد

"اس دن کے صدقے میں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو دیگر اُمتوں پر فضیلت عطا فرمائی اس لیے اس اُمت پر واجب ہے کہ وہ میلاد النبی ﷺ کی رات کو سب عیدوں سے بڑی عید کے طور پر منائیں"۔

[مولد خیر خلق اللہ، ص ۱۶۵]

۱۴) شیخ ابن تیمیہ (دیوبند اور وھابی مکتبہ فکر کے امام) لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ انہیں (میلاد منانے والوں کو) اس محبت اور اجتہاد پر ثواب عطا فرماتا ہے۔۔۔ان لوگوں کہ جنہوں نے میلاد مصطفیٰ ﷺ کو بطور عید اپنایا"۔

[اقتضاء الصراط المستقیم، ص ۴۰۴، دار الفضیلہ للنشر التوزیع سعودی عرب]

آپ اوپر درج اقوال کو دل سے بار بار پڑھیے ضرور پتا چل جائے گا کہ واقعی یہ تو عیدوں کی عید ہے کہ ہم

امت محمد یہ کو شرف فضیلت بھی صدقہ مصطفیٰ علیہ السلام سے ملا تو کیوں نہ اس نبی علیہ السلام کی ولادت پر سب سے بڑی عید منائیں اور ہر عاشق کے دل پر محبت حبیب کبریاء علیہ السلام کی ولادت کی خوشی کی لہر دوڑ جائے۔

میرا موضوع صرف میلاد النبی علیہ السلام کو عید کہنے کا تھا اور اس کے منانے والے محدثین بھی بڑی تعداد میں موجود ہیں اور اس محافلِ میلاد سجانے والے بھی بہت سے محدثین ہیں جن کی میلادوں کے تذکرے وغیرہ سے کتب بھری پڑی ہیں۔

انشاء اللہ اگر اللہ نے چاہا تو میلاد منانے والوں کا بھی تذکرہ اور ان کا میلاد کتابی صورت میں پیش کریں گے اور حضور علیہ السلام کے فضائل و برکات ولادت پر بھی کثیر تصانیف حقہ موجود ہیں۔ اللہ ہم سب کو حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ (القرآن)

"جس نے رسول کی اطاعت کی پس اُس نے اللہ کی اطاعت کی"

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ (حدیث)

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اسکے والدین اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کہ محبوب نہ ہو جاؤں"

ANM نے دور حاضر کے حالات کے پیش نظر عوام الناس کے دلوں میں عقیدہ توحید اور عشق مصطفیٰ ﷺ کی شمع کو اجاگر کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے۔

آپ بھی اس کارواں میں شامل ہو کر گھر گھر اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے احکامات کو عام کریں اور "امر بالمعروف ونہی عن المنکر" کے مصداق بن کر اپنی نسلوں کی اصلاح فرمائیں۔ اور اپنے دلوں کو ایمان کے نور سے منور فرمائیں۔

0302-2072095 (صدر انجمن)
0332-3117626 (سید عمیر احمد)